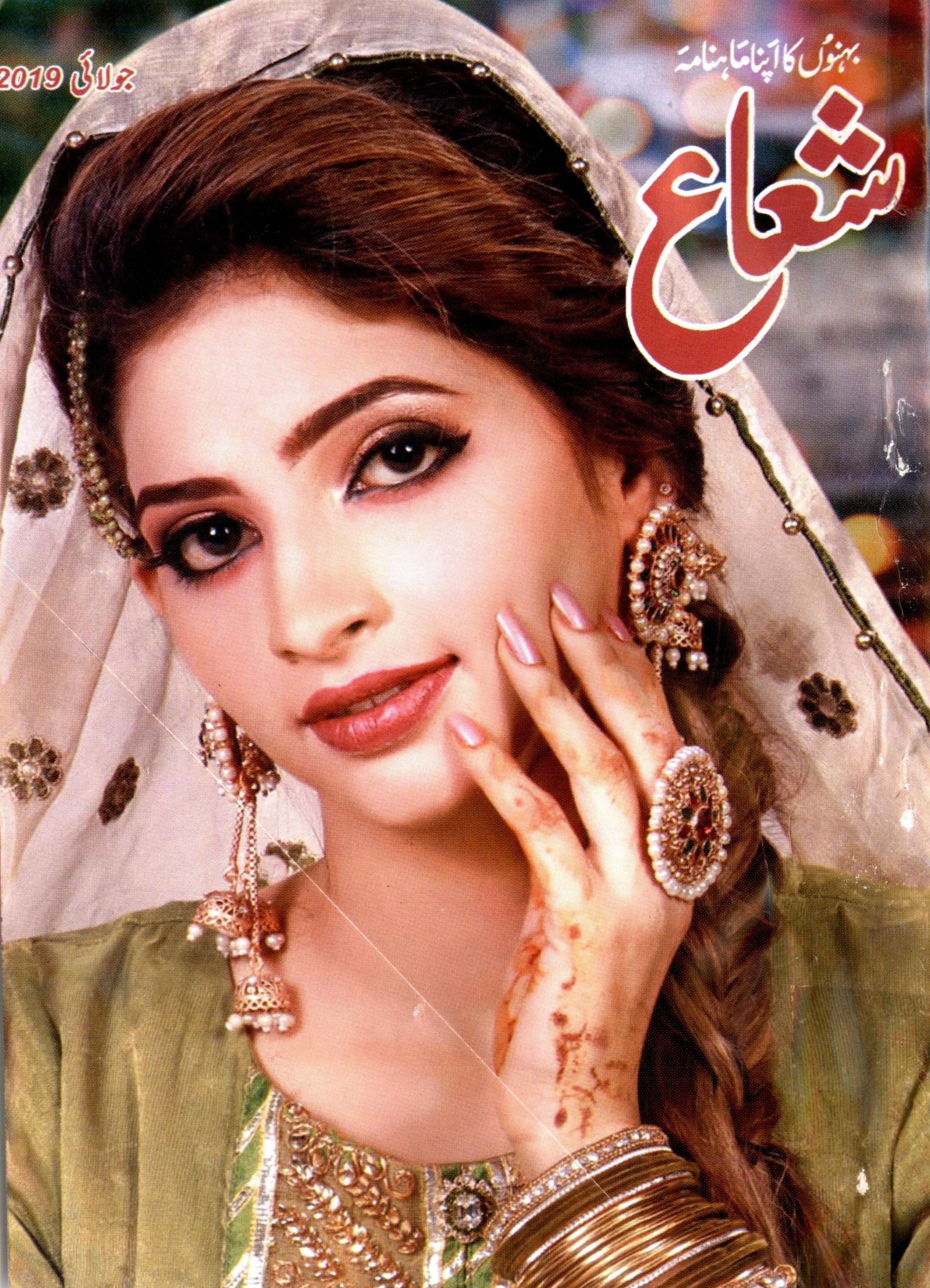
بہنوں کا اپنا ماہنامہ
شعاع
جولائی 2019

بہنوں کا اپنا ماہنامہ

شعاع

بانی و مدیرِ اعلیٰ — محمود ریاض

مدیرہ — رضیہ جمیل

مدیرِ منتظم — آذر ریاض

مدیرِ اعزازی — امت الصبور

فلم ٹیلی وژن — شاہین رشید

اشتہارات — خالدہ جیلانی

قانونی مشیر — نورالدین سرکی اینڈ کمپنی
ایڈووکیٹس اینڈ لیگل کونسلرز

خط و کتابت کا پتہ
ماہنامہ شعاع
37 - اردو بازار کراچی

MEMBER
APNS
CPNE
رکن آل پاکستان نیوز پیپرز سوسائٹی
رکن کونسل آف پاکستان نیوز پیپرز ایڈیٹرز

پہلی شعاع	رضیہ جمیل	8
حمد	جان کاشمیری	9
نعت	افتخار عارف	9
نبیﷺ کی باتیں	ادارہ	10

انٹرویو

بندھن	صدف آصف	20
دستک	شاہین رشید	15
ناتا جوڑا ہے	س ش	32
ناتا جوڑا ہے	ثمینہ رسول	28

ناول

شہرِ تمنا	نعیمہ ناز	36
شام کی حویلی میں	رخسانہ نگار عدنان	168

مکمل ناول

ایک دیا رہنے دیا	نگہت سیما	196
کوری تجھ پہ ہنستا چاند	سحرش خان بھٹو	112
دھواں اسٹ	نازیہ رزاق	76

افسانے

یارِ دل دار	رفشین نعیم	59
دُنیا اِک گورکھ دھندا	قانتہ رابعہ	66
کاسۂ عزت	ماورا طلحہ	103
ہی ہی ہی	امتہ العزیز شہزاد	162
دو لفظ	حمیرا شفیع	193

نظمیں غزلیں

غزل	فانی بدایونی	235
نظم	متین نیازی	235
غزل	امجد اسلام امجد	234
غزل	اجمل سراج	234

جولائی 2019

جلد 33 شمارہ 11

قیمت 70 روپے

پاکستان (سالانہ) .... -/700 روپے

ایشیا، افریقہ، یورپ .... -/6000 روپے

امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا .. -/7000 روپے

سالانہ خریداری کے لیے ای میل کریں

subscriptions@khawateendigest.com

انتباہ: ماہنامہ شعاع ڈائجسٹ کے جملہ حقوق محفوظ ہیں، پبلشر کی تحریری اجازت کے بغیر اس رسالے کی کسی بھی کہانی، ناول، یا سلسلہ کو کسی بھی انداز سے نہ تو شائع کیا جاسکتا ہے، نہ کسی بھی ٹی وی چینل پر ڈرامہ، ڈرامائی تشکیل اور سلسلہ وار قسط کے طور پر یا کسی بھی شکل میں پیش کیا جاسکتا ہے۔ خلاف ورزی کرنے کی صورت میں قانونی کارروائی عمل میں لائی جاسکتی ہے۔

مستقل سلسلے

خط آپ کے	رضیہ جمیل	242	تاریخ کے جھروکے	امت الصبور	252
مسکراہٹیں	ادارہ	240	موسم کے پکوان	خالدہ جیلانی	255
بالوں سے خوشبو آئے	شگفتہ جاہ	236	خوبصورت بنیے	ادارہ	257
کھلتا کسی پہ	خالدہ جیلانی	239			

خط و کتابت کا پتہ: ماہنامہ شعاع، 37 - اُردو بازار، کراچی۔

رضیہ جمیل نے ابن حسن پرنٹنگ پریس سے چھپوا کر شائع کیا - [redacted]

Phone: 32721777, 32726617, 021-32022494 Fax: 0092-21-32766872
Email: shuaa@khawateendigest.com website: www.khawateendigest.com

رخسانہ جمیل

پہلی شعاع

شعاع کا جولائی کا شمارہ لیے حاضر ہیں۔

تبدیلی آئی یا تبدیلی لائی گئی لیکن ایک بات طے ہے کہ عوام کو جو سنہرے خواب دکھائے گئے تھے۔ ان میں سے کوئی بھی شرمندۂ تعبیر ہوتا نظر نہیں آرہا۔ صورت حال بد سے بدترین ہوتی جارہی ہے۔ ہر نیا دن کوئی نئی بدخبری لیے طلوع ہوتا ہے۔ عوام کے مصائب اور مسائل میں کمی تو کیا آتی، اضافہ مزید ہوگیا ہے۔

عوام بجلی، گیس کے بھاری بلوں کو رو رہے تھے کہ نئے بجٹ میں مزید ٹیکسوں کی خوش خبری سنادی گئی ہے۔ ویسے تو یہ بجٹ معمول کی رسمی کارروائی ہے کیونکہ بجٹ تو سارا سال ہی آتے رہتے ہیں۔ موجودہ حکومت دس ماہ کی مدت میں دو منی بجٹ پہلے لا چکی ہے اور ہر بجٹ میں عوام کو کچھ دینے کے بجائے ان سے چھینا ہی گیا ہے۔

غربت، مہنگائی، بے روزگاری عوام کے سب سے بڑے مسئلے ہیں۔ خصوصاً نوجوانوں کی بے روزگاری جوام الجرائم ہے۔ لیکن افسوس ناک بات یہ ہے کہ حکومت کو اس کا ادراک بالکل نہیں ہے۔ وہ سنجیدگی سے کام کرنے کے بجائے پورا ملبہ پچھلی حکومتوں پر ڈال کر مطمئن ہو جاتی ہے جبکہ حقیقت یہ ہے کہ کرپشن کے تمام الزامات کے باوجود پچھلی کسی بھی حکومت میں مہنگائی کا ایسا طوفان نہیں آیا تھا جو اس حکومت کے دس ماہ میں نظر آرہا ہے۔

اس بگڑتی معاشی صورت حال کو سنبھالنے کے لیے ضروری ہے کہ متفقہ حکمت عملی اختیار کی جائے۔ یہ عمران خان کی خوش قسمتی ہے کہ اپوزیشن روایتی اپوزیشن کا کردار ادا کرنے کے بجائے تعاون کی پیشکش کررہی ہے۔

سالگرہ نمبر،

رب کریم کا احسان ہے کہ آپ کے ساتھ ایک اور سال کی خوش کن مسافت تمام ہوئی۔ شعاع نے ایک اور سال کا سفر کامیابی کے ساتھ مکمل کرلیا۔ اگست کا شمارہ سالگرہ نمبر ہوگا۔

مصنفین سے درخواست ہے اپنی تحریریں جلد از جلد بھجوادیں تاکہ سالگرہ نمبر میں شامل ہوسکیں۔

سالگرہ نمبر سروے،

سالگرہ نمبر میں حسب روایت قارئین سے سروے بھی شامل ہوگا۔ چونکہ عیدالاضحیٰ بھی اگست کے مہینے میں ہے۔ اس لیے ایک سوال عیدالاضحیٰ کے حوالے سے بھی ہے۔

1۔ زندگی میں ہم بے شمار لوگوں سے ملتے ہیں، دوست، احباب، رشتہ دار۔ کیا کوئی ایسی شخصیت ہے جس نے آپ کو متاثر کیا۔؟

2۔ اگر آپ کو ایک دن کے لیے شعاع کا ایڈیٹر بنا دیا جائے تو۔؟

3۔ عیدالاضحیٰ کے موقع پر آپ کیا خاص اہتمام کرتی ہیں؟ گوشت کی کوئی خاص ڈش جو آپ کے سب گھر والے بہت شوق سے کھاتے ہیں۔؟

ان سوالات کے جوابات اس طرح بھجوائیں کہ ہمیں 18 جولائی تک موصول ہوجائیں۔

اس شمارے میں،

- نگہت سیما کا مکمل ناول ۔ ایک دیا اور بنے دیا، ٭ نازیہ رزاق کا مکمل ناول ۔ دھواں است،
- سحرش خان بھٹو کا مکمل ناول ۔ گوری تجھ پہ ہنستا چاند، ٭ رخسانہ نگار عدنان اور نعیمہ ناز کے ناول،
- ثانیہ رابعہ، افشین نعیم، ماورا طلحہ، امت العزیز شہزاد اور حیرا شفیع کے افسانے،
- آپ کی پسندیدہ رائٹر صدف آصف اور آصف اقبال کا بندھن،
- معروف فنکاروں سے گفتگو کا سلسلہ ۔ دستک، ٭ مجھ سے ناتا جوڑتا ہے ۔ قارئین کے تجربات،
- پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پیاری باتیں، خط آپ کے اور دیگر مستقل سلسلے شامل ہیں۔

ادارہ

پیارے نبی کی پیاری باتیں

کافی ہو جائیں گی

حضرت ابو مسعود بدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"جس نے رات کو سورۃ بقرہ کی آخری دو آیتیں پڑھیں وہ اس کو کافی ہو جائیں گی۔" (بخاری و مسلم)

بعض نے کہا ہے کہ "کافی ہو جائیں گی" کا مطلب ہے: اس رات کو ناپسندیدہ چیزوں سے اسے کافی ہو جائیں گی۔ اور بعض نے کہا ہے کہ قیام اللیل سے کافی ہو جائیں گی۔ (یعنی یہ دونوں آیتیں قیام اللیل کے ثواب کو متضمن ہیں۔)

فوائد و مسائل:

(1) کافی ہو جانے کا مطلب ہے کہ سرکش شیاطین کی شرارتوں وغیرہ سے انسان بچ جاتا ہے۔

(2) دوسرا مفہوم یہ ہے، جیسا کہ امام نووی نے بھی دوسرا قول نقل فرمایا ہے کہ یہ دونوں آیات تہجد کے قائم مقام ہو جائیں گی۔ سورۃ بقرہ کی یہ آخری دو آیتیں آمن الرسول بما انزل الیہ سے آخر سورۃ تک ہیں۔

سورۃ بقرہ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"تم اپنے گھروں کو قبرستان مت بناؤ۔ بے شک شیطان اس گھر سے بھاگ جاتا ہے جس میں سورۃ بقرہ پڑھی جاتی ہے۔" (مسلم)

فائدہ:

مطلب یہ ہے کہ قبرستان میں جس طرح مردے پڑے ہوتے ہیں اور کوئی عمل کرنے کی قدرت نہیں رکھتے، اسی طرح اگر تم بھی گھروں میں نفل نماز اور تلاوت قرآن کا اہتمام نہیں کرو گے تو تمہارے گھر بھی قبرستان اور تم خود مردوں کی طرح ہو جاؤ گے۔ علاوہ ازیں اس میں گھروں سے شیطان کو بھگانے کا نسخہ بھی بتلا دیا گیا ہے اور وہ ہے سورۃ بقرہ کی خصوصی تلاوت۔

آیت الکرسی

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"اے ابو منذر! کیا تو جانتا ہے کہ تیرے پاس کتاب اللہ کی سب سے بڑی آیت کون سی ہے (تیرے سینے میں محفوظ ہے؟)"

میں نے کہا: اللہ لا الہ الا ھو الحی القیوم۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے سینے پر ہاتھ مارا اور فرمایا: "ابو منذر! تجھے علم مبارک ہو (قرآن کی عظیم ترین آیت معلوم ہونے کا علم۔)" (مسلم)

فوائد و مسائل:

(1) اللہ لا الہ الا ھو سے مراد پوری آیت الکرسی ہے۔ اس میں اللہ کی صفات جلیلہ اور قدرت عظیمہ کا بیان ہے، اس لیے اس آیت کی بڑی فضیلت ہے۔

(2) علم مبارک ہو، کا مطلب ہے: تیرے لیے نافع اور عزت و سرفرازی کا باعث ہو۔ اس علم سے مراد قرآن و حدیث کا علم ہے جو یقیناً دنیا و آخرت میں سرخ روئی کا باعث ہے۔

(3) اس سے معلوم ہوا کہ شاگرد اگر سوال کا جواب درست دے تو اسے دعا دینے کے ساتھ ساتھ اس کی حوصلہ افزائی بھی کرنی چاہیے۔

حفاظت کرنے والی

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زکوٰۃ رمضان

دستک دستک دستک

شاہین رشید

سنبل اقبال

"السلام علیکم کیا حال ہیں؟"

"اللہ کا شکر ہے۔"

"کیا ہو رہا ہے آج کل؟"

"کچھ خاص نہیں، بس کام ہو رہا ہے...... کبھی زیادہ تو کبھی کم......"

"ہاں...... یہ بات تو میں بھی نوٹ کرتی ہوں کہ کبھی لگاتار سیریلز چل رہے ہوتے ہیں اور کبھی گیپ آ جاتا ہے؟"

"میں تو کام کر رہی ہوں۔ بس آن ایر آنے میں کبھی دیر سویر ہو جاتی ہے۔ ہمارا کام تو کام کرنا ہے۔ اب جن کی پروڈکٹ ہے، ان کی مرضی ہے کہ وہ کب اسے مارکیٹ میں لا کر کسی چینل کو دے کر آن ایر کرتے ہیں۔"

"ہوں...... آج کل آپ کا سیریل 'جال' دیکھ رہی ہوں ماشاء اللہ بہت اچھا پرفارم کر رہی ہیں؟"

"جی...... بہت شکریہ...... بس دعاؤں میں یاد رکھا کریں۔"

"کتنے سال ہو گئے آپ کو اس فیلڈ میں کام کرتے ہوئے؟"

"میں جب انیس سال کی تھی تو اس فیلڈ میں آئی تھی، اور اس وقت میں نے یہ سوچا بھی نہیں تھا کہ میں اس فیلڈ میں اتنی کامیاب ہو جاؤں گی۔ میں تو بس ایسے ہی اتفاقیہ آ گئی تھی۔ ورنہ میرا تو کچھ اور ہی ارادہ تھا بننے کا۔"

"اچھا...... کیا بننے کا ارادہ تھا؟"

"سچ بتاؤں تو مجھے ہمیشہ سے ہی بینک کی جاب بہت متاثر کرتی تھی...... اور میرا ارادہ بھی بینکر بننے کا تھا۔ مگر جب ٹی وی انڈسٹری میں کامیابی ملنا شروع ہوئی تو پھر سوچا، یہی فیلڈ اچھی ہے۔"

"کامیابی ملنے کے بعد کیا سوچا تھا کہ بہت کام کرنا ہے۔ بہت نام کمانا ہے۔ بہت پیسا کمانا ہے؟"

"نام کمانے کی خواہش تھی مگر بہت زیادہ پیسہ کمانے کی نہیں، اور نام کمانے سے بھی زیادہ یہ سوچ تھی کہ مجھے بہت اچھا کام کرنا ہے۔ یہ نہیں کرنا کہ ڈراموں کی تعداد زیادہ ہو اور کام کا معیار کچھ نہ ہو۔ تو شروع دن سے یہی سوچا تھا کہ کم کام کروں گی اور بہت اچھے رول کروں گی تاکہ جب اسکرین پہ آؤں تو لوگ میرا ڈراما دیکھنے پر مجبور ہو جائیں کہ ڈراما یقیناً اچھا ہوگا کیونکہ اس میں سنبل کام کر رہی ہے۔"

"ماڈلنگ، فوٹوشوٹس اور کمرشل...... ان سب میں ٹائم تو بہت لگتا ہوگا؟"

"جی...... بالکل، ٹائم بہت لگتا ہے۔ بعض اوقات کئی کئی دن لگ جاتے ہیں۔ مگر کوئی بھی کام ہو اتنا آسان کہاں ہوتا ہے بھلا۔"

"کوئی ایکسٹرا کوالٹی...... کہ جس کا علم قارئین کو نہیں ہے یا آپ کے فینز کو نہیں ہے؟"

"بتا دوں؟ میں ڈانس بھی بہت اچھا کر لیتی ہوں۔ مگر صرف اپنی فیملی کی تقریبات میں...... باقی جگہوں پہ کرنا مجھے پسند نہیں ہے۔"

"آپ نے اب تک جتنے بھی کردار کیے نہایت ہی سنجیدہ اور رونے دھونے والے...... مگر ایک سیریل میں کامیڈی رول بھی کیا، اس کے بارے میں بتائیں؟"

"ہاں...... ایک ہی سیریل کیا تھا جس کا نام "جس دن میرا دیاہ ہووے گا" اور یہ سیریل بے حد مقبول ہوا تھا۔ میرے کام کو بھی بہت پسند کیا گیا تھا۔"

بندھن

صدف آصف ہمراہ آصف اقبال

شاہین رشید

بندھن......شاہین رشید
معروف رائٹر......صدف آصف
صدف/محمد آصف اقبال

قارئین کے لیے رائٹرز کی دنیا میں ”صدف آصف“ کا نام نیا نہیں ہے کیونکہ انہوں نے نہ صرف کہانیاں اور افسانے لکھے ہیں۔ بلکہ مختلف چینلز کے لیے اسکرپٹ بھی لکھے اور مختلف اخبارات میں کالم بھی لکھے۔

آج کل یہ آسٹریلیا کے شہر میلبرن میں قیام پذیر ہیں۔
ان کے والد ”جان عالم“ کے نام سے مختلف اخبارات میں کالم اور آرٹیکل لکھا کرتے تھے۔ ان ہی کو دیکھ کر صدف کو بھی لکھنے کا شوق ہوا ”بندھن“ کے سلسلے میں ہماری اس بار کی مہمان ”صدف آصف“ ہیں۔

”کیسی ہیں آپ...... اور کیا مصروفیات ہیں آج کل؟“

”جی...... میں ٹھیک ہوں اور جیسا کہ آپ کو معلوم ہے کہ میں آسٹریلیا میں ہوتی ہوں......اور میں آج کل یہاں ایک شاپنگ مال میں ”ریٹیلر“ کی جاب کر رہی ہوں۔ اس کے علاوہ یہاں کے پاکستانی اور آسٹریلین طالب علموں کے ساتھ مل کر ویڈیو ڈراموں کے لیے اسکرپٹ لکھ رہی ہوں اس کے ساتھ ساتھ 14 اگست کے لیے اسکرپٹ لکھتی رہی ہوں۔ اور 14 اگست کو جو خاص پروگرام ہم کریں گے اس میں مہمان خصوصی کے طور پر ”وسیم بادامی“ کو بلائیں گے گزشتہ سال بھی ہم ۔نے ان ہی کو بلایا تھا ...... پاکستانی طالب علموں کی ایک آرگنائزیشن ہے جو پاکستانی کلچر کو سپورٹ کرتی ہے۔“

”لکھنے لکھانے کی باتیں تو کسی اور وقت کے لیے اٹھا رکھتے ہیں۔ ”بندھن“ کے سلسلے کو شروع

جب تجھ سے ناتا جوڑا ہے

ثمینہ رسول

س:۔ ''شادی کب ہوئی؟''

ج:۔ ''فروری 2015ء میں یہ مبارک فریضہ سرانجام پایا۔''

س:۔ ''شادی سے پہلے کیا مشاغل اور دلچسپیاں تھیں؟''

ج:۔ ''کوکنگ، مطالعہ، لکھنا، باغبانی اور بھی بہت سے چھوٹے چھوٹے دلچسپ کام شامل تھے۔ نیا گھر بننے سے پودوں والا مشغلہ تو ختم ہو گیا پھر زیادہ توجہ کوکنگ کی طرف ہو گئی۔ مجھے اگر رات کے ایک بجے بھی کچھ پکانے کے لیے کہا جائے تو میں بہت خوشی سے بناتی ہوں۔ شعاع میں بھی مجھے کوکنگ کا سلسلہ بہت پسند ہے۔ اس سے میں نے کافی نئی ڈشز بنانا سیکھیں مثلاً فولڈنگ سینڈوچ، گول گپے، ڈبل ڈیلائیٹ...... یہ سب کھانے میرے بھتیجے، بھتیجیاں، بھانجیاں اب بھی بہت یاد کرتی ہیں۔ دن کا بیشتر حصہ میں امی کے ساتھ گزارتی تھی یا بچوں کے ساتھ انجوائے کرتی تھی۔ میری بہترین مصروفیت وہی تھی جو وقت میں نے امی، ابو کے ساتھ گزارا یا اپنی عزیز کچھ لڑکیوں کو جو تعلیم کو خیرباد کہہ چکی تھیں انہیں motivate کر کے انٹر، بی۔اے یا کم از کم میٹرک تک تعلیم مکمل کروائی۔''

س:۔ ''اس رشتے میں آپ کی مرضی شامل تھی یا بزرگوں کے فیصلے پر سر جھکا دیا؟''

ج:۔ ''یہ ٹوٹلی بزرگوں کا فیصلہ تھا لیکن فائنل کرنے سے پہلے میری رضامندی لی گئی تھی۔''

س:۔ ''ذہن میں جیون ساتھی کے حوالے سے کوئی تصور تھا؟ نیز وہ کیا خوبیاں تھیں جو آپ اپنے جیون ساتھی میں دیکھنا چاہتی تھیں؟''

ج:۔ ''نہیں، میں نے پہلے سے کوئی خاکہ نہیں تراشا ہوا تھا۔ ہاں یہ ضرور ہے کہ میرے والدین میرے لیے جیسا چاہتے تھے اور خصوصاً امی جو دعائیں کرتی تھیں، جمشید بالکل ویسے ہی ہیں۔ مضبوط کردار، بہت مخلص طبیعت اور سب سے بڑی بات انہیں رشتوں میں توازن رکھنا آتا ہے۔''

س:۔ ''منگنی کتنا عرصہ رہی؟ شادی سے پہلے فون پر بات ہوئی یا ملاقات وغیرہ؟''

ج:۔ ''2014ء میں منگنی ہوئی اور 2015ء میں شادی ہوئی تو منگنی تقریباً سال رہی...... ملاقات تو دور کی بات، دونوں طرف موبائل فون کی سہولت ہوتے ہوئے بھی فون پر بھی بات نہیں کی۔ حالانکہ دونوں کی فیملیز کی طرف سے پابندی نہیں تھی۔ میری طرف اتنی خاموشی رہی کہ جمشید کو مجھ پر ''گونگی'' ہونے کا گمان ہونے لگا اور ایک بار انہوں نے مذاق میں سسٹر سائرہ سے کہہ بھی دیا کہ ''ثمینہ گونگی تو نہیں؟'' خیر میں نے بھی شادی کے پہلے ہی ہفتہ میں یہ غلط فہمی دور کر دی۔ اب میں اتنا بولتی ہوں، اتنا بولتی ہوں کہ ایک بار نیند میں بھی باتیں کرنا شروع کر دیں۔''

س:۔ ''شادی سے پہلے سسرال والوں کے متعلق آپ کے کیا خیالات تھے؟''

ج:۔ ''اچھے خیالات تھے۔ میں نے اصل میں اپنے والدین کا رویہ اپنی بہوؤں کے ساتھ اچھا ہی دیکھا تھا تو مجھے امید تھی کہ میرے ساتھ بھی اچھا ہی ہو گا۔ منگنی کے دوران بھی سب کا رویہ میرے ساتھ اچھا رہا اور بعد میں بھی۔ ایک بار امی (میری مدر ان لاء) کا میرے ساتھ محبت بھرا رویّہ دیکھ کر میری دوست حنا نے کہا ''اللہ کرے آنٹی تمہارے ساتھ بعد میں بھی ایسے ہی محبت کریں، ایک ساس بن کر نہیں، ماں بن کر۔'' تو تھینک یو حنا! امی واقعی مجھ سے بہت زیادہ محبت کرتی ہیں پہلے سے بھی بڑھ کر۔ آپ کی دعائیں قبول ہوئیں۔ انہوں نے مجھے کبھی نہیں ڈانٹا۔ کبھی مجھ سے ناراض نہیں ہوئیں۔''

بہر حال والدین کو لڑکی کو بیاہتے وقت یہ ضرور دیکھ لینا چاہیے کہ سسرال کا ماحول لڑکی کے مزاج سے مطابقت بھی رکھتا ہے یا نہیں۔ اس کے علاوہ سسرال والوں کو بھی چاہیے کہ وہ آنے والی لڑکی کو تھوڑا وقت دیں۔ وہ ایک دم سے آپ کے گھر کے رسم و رواج کو نہیں سمجھ سکتی۔

س:۔ ''شادی کب ہوئی؟''

ج:۔ ''میری شادی اکتوبر 2010ء میں ہوئی۔ شادی سے پہلے مجھے کتابیں پڑھنا، کپڑوں کی ڈیزائننگ کرنا، کھانوں میں نئے تجربے کرنا، کارٹون موویز دیکھنا اور ہر طرح کے کام میں گھس کر اس کو سیکھنا بہت پسند تھا۔ لیکن میرا سب سے اہم شوق تو ''سونا'' تھا۔ بستر پر جانے کے خیال سے ہی مجھے بہت خوشی ہوتی تھی۔''

س:۔ ''اس رشتے میں آپ کی مرضی شامل تھی یا بزرگوں کے فیصلے پر سر جھکا دیا؟''

جب تجھ سے ناتا جوڑا ہے

س ش

سب سے پہلے تو میں اس قاری بہن کا شکریہ ادا کرنا چاہوں گی جنہوں نے آپ کے توسط سے اتنی اہم بات تمام والدین تک پہنچانے کی کوشش کی۔ اور پھر آپ کا، جنہوں نے اس حقیقت کو سمجھانے کا بہت اچھا طریقہ نکالا۔ مجھے امید ہے کہ آپ کے سروے کے جوابات پڑھ کر بہت سے والدین اپنی بیٹیوں کی شادی سوچ سمجھ کر کریں گے۔ اور اگر ایک بھی لڑکی کی زندگی ان مشکلات سے بچ گئی تو یہ آپ سب کی ایک بڑی کامیابی ہوگی۔

آپ نے ٹھیک کہا۔ ہم لڑکیوں کی مثال ایک پودے کی سی ہی ہے جسے سب اتنی آسانی سے ایک جگہ سے اکھاڑ کر دوسری جگہ لگا دیتے ہیں۔ اور افسوس اس بات کا ہے کہ لگاتے وقت یہ بھی نہیں دیکھتے کہ آیا یہ پودا اس زمین پر پھل پھول بھی سکتا ہے یا نہیں۔

ج:۔ ''جناب! ہم نے بھی لڑکیوں کی اکثریت کی طرح بڑوں کے آگے سر جھکا دیا تھا۔ سچ پوچھیں تو مجھے شادی کا کچھ خاص شوق نہ تھا۔ میرے نزدیک عورت کی زندگی میں آنے والی تبدیلیوں میں یہ آخری تبدیلی ہے۔ اس کے بعد عورت کی زندگی کا محور بس اس کا شوہر، بچے اور سسرال ہی ہوتی ہے۔ اس کی اپنی زندگی تو نکاح کے دو بول کے ساتھ ہی ختم ہو جاتی ہے تو پھر یہ تبدیلی اتنی جلدی کیوں......؟''

س:۔ ''ذہن میں جیون ساتھی کے حوالے سے پہلے سے کوئی تصور تھا، وہ کیا خوبیاں تھیں جو آپ اپنے جیون ساتھی میں دیکھنا چاہتی تھیں؟''

ج:۔ ''زیادہ تو نہیں بس اتنا چاہتی تھی کہ میرا جیون ساتھی بھی فرحت اشتیاق کے ہیرو ''عمر حسن اور عابی'' کی طرح ہو اور اللہ کا شکر ہے کہ میرے شوہر میرا

نعیمہ ناز

سحر سا

عالیہ بیگم اپنی بیٹی حمنہ کے رشتے کے لیے خاندانی لوگوں کی تلاش میں تھیں۔ جب کہ ان کی ساس کا کہنا تھا کہ رشتہ کے لیے دین داری اور شرافت کو ترجیح دینی چاہیے۔

عائشہ اپنی والدہ اور بھائی کے ساتھ ایک چھوٹے سے گھر میں رہتی تھی۔ رشتوں کے نام پر اس کی ایک خالہ تھیں جن کے دو بچے فہد اور علیزے تھے۔ فہد اپنے باپ کے پاس امریکہ پڑھنے گیا تھا۔ اس کی والدہ سلائی کر کے اپنے بچوں کو پڑھا رہی تھیں۔ عائشہ کی سہیلیاں اس کی بے پناہ خوب صورتی کو سراہتی تھیں۔

سید صاحب کو مسجد کمیٹی کا صدر منتخب کیا جا رہا تھا۔ ان کی بیٹی نائلہ ایک خود سر لڑکی تھی، اس کی اپنے شوہر سے بالکل نہیں بنتی تھی۔ وہ آئے دن اپنے شوہر سے لڑ جھگڑ کر باپ کے گھر آ بیٹھتی۔ اس میں ماں کے مزاج کی جھلک تھی۔ اسے اپنی خوب صورتی پر بہت ناز تھا۔ سید صاحب اس کی طرف سے بہت پریشان تھے۔ نائلہ کے شوہر سرمد کا دوست جمال اس پر مرمٹا ہے۔

چنبیلی کا تعلق بازار حسن سے ہے۔ طلال شیخ ایک نامور سیاست دان اور جاگیردار کا بیٹا ہے جو چنبیلی کے حسن پر مرمٹا ہے۔

شاہ میر رسول بخش کا سب سے چہیتا شاگرد تھا، جو ان کے ساتھ ہی رہائش پذیر تھا۔

افشین نعیم

یارِ دل دار

شہر کے عین وسط میں واقع اس مشہور و معروف کیش اینڈ کیری میں رش، اس وقت نہ ہونے کے برابر تھا۔

سو نہایت سکون اور تسلی سے حیدر اور عادل مہینہ بھر کی گروسری خرید رہے تھے۔

حیدر آگے تھا، اس سے چند قدم کے فاصلے پر عادل ٹرالی کے ساتھ اس کے پیچھے تھا۔ ٹک کی ہلکی سی آواز، حیدر کے باریک کانوں نے فوراً سن لی، فوراً سے پیش تر وہ گھوما اور ٹرالی میں جھانک کر کچھ ڈھونڈنے کی کوشش کی۔

جلد ہی اس نے ٹوتھ پیسٹ اور کیچپ کے درمیان سے جھانکتے ہوئے باڈی اسپرے کو بازیاب کرالیا۔ جو عادل نے حیدر کی نظر بچا کر ٹرالی میں رکھا تھا۔ باڈی اسپرے ہاتھ میں پکڑے پکڑے، اب اس نے کینہ توز نظروں سے عادل کو گھورنا شروع کیا۔

عادل نے خود کو انتہائی بے نیاز ظاہر کرتے ہوئے سامنے ریک سے قورمہ مسالا کا ڈبا اٹھا کر اس کے اجزائے ترکیبی کا مطالعہ شروع کردیا۔

”کوئی فائدہ ہے ان ڈراموں کا۔“ وہ عادل کو گھورتے ہوئے بولا۔

”ہیں......؟ آں......“

عادل نے اپنے پیچھے سر گھما کر دیکھا گویا حیدر اس کے پیچھے کسی سے مخاطب ہو۔

”تجھ سے بات کررہا ہوں میں۔“ نظریں اس کے چہرے پر گاڑے گاڑے حیدر بولا۔

”اوہ......اچھا، مجھ سے۔“ اس نے شہادت کی انگلی اپنے سینے پر رکھ کر کہا۔

”ہاں، ٹھیک کہہ رہا ہے۔ بالکل کسی کام کے نہیں ہیں ہماری ڈرامے۔ قوم کا اخلاق تباہ کررہے ہیں۔“ عادل نے جلدی جلدی بات مکمل کرکے حیدر کے سائڈ سے ہوکے آگے نکلنے کی کوشش کی۔

حیدر نے بایاں ہاتھ ریک کے سب سے اونچے شیلف پر رکھ کر عادل کا راستہ روکا اور دایاں ہاتھ اس کے سامنے کیا جس میں باڈی اسپرے تھا۔

”یہ......اس کی بات کررہا ہوں۔“ آنکھوں سے باڈی اسپرے کی طرف اشارہ کیا۔

”بند کرا یکٹنگ۔ تیری چوری پکڑی گئی ہے۔“

”توبہ توبہ......“ عادل نے دونوں کانوں کو

قانتہ رابعہ

دنیا اک گورکھ دھندا

''خبردار، باادب باملاحظہ ہوشیار، جناب خواجہ منظور الٰہی اپنی فیملی کے ساتھ اپنے دولت کدہ پر تشریف لا رہے ہیں۔'' یاسر نے اپنے مخصوص چلبلے انداز میں ہاتھوں کو

مکمل ناول

''ملکی سیاست ایک بار پھر بحران کا شکار......''

ماڈل ٹاؤن لاہور کے قدیم طرز پر بنے گھروں سے ایک گھر......

''اب ان چانپوں کو ہلکی آنچ پر زیتون میں بھونیں......''

روشنی نے پاؤں ہولے سے سمیٹ لیے گھر کی بیرونی دیواروں سے دھوپ کب کی چلی گئی۔

نیا منظر......

''لوفر مرو (دوستو) کبڈی کے اس آنکڑے کے کھیل میں آخری سانس ڈالیں گے، سرداروں کے پتر......''

مٹی مٹی ہوئے اکھاڑے سے دھوپ دامن لپیٹ چکی ہے۔ میلے کا آخری دن اور کبڈی کا آخری کھیل......

''کیا ہوگی ڈونلڈ ٹرمپ کی مسلمانوں سے متعلق نئی حکمت عملی؟''

گھر کے اندر ہلکی آوازیں اور برتنوں کی کھٹ پٹ ہے۔ ٹی وی لاؤنج کے سبز کائی رنگ کے پردے کھڑکیوں کے آگے تنے ہیں۔ ٹیلی ویژن اونچی آواز میں چل رہا ہے۔ دو سیٹر صوفے میں دھنسا

نازیہ رزاق

دھواں است

ماورا طلحہ

کاسۂ عزت

لاہور کی سب سے مصروف سڑک سے لنک روڈ نکلتا جو سیدھا مشہور ترین ''الف'' اسکول کی سٹی برانچ تک آتا تھا۔ اسکول کے باہر درختوں کا جھرمٹ تھا جس سے قدرتی رنگ نمایاں ہو رہے تھے۔

''الف'' کا شمار ملک کے مشہور ترین ادارے میں ہوتا تھا۔ یہ اسکول ان بچوں کے لیے تھا جو یتیم، بے آسرا،

سحرش خان بھٹو

گوری تجھ پہ ہنستا چاند

اپنے کرم کی کر ادائیں
کر دے ادھر بھی تو نگاہیں

گرما گرم فرنچ فرائز سے بھری پلیٹ اور بھاپ اڑاتا اسکیٹیز کا پیالہ اٹھائے وہ جونہی کچن کے دروازے سے برآمد ہوئی۔

لاؤنج میں صوفہ پر پی ایس ایل فور کا میچ دیکھتا زاردن کردے ادھر بھی تو نگاہیں کی صدا بلند کر گیا۔

دیکھ رہا ہے ناتو۔

"کھا رہی ہوں میں......"

اس بے مروت سے اسی جواب کی توقع تھی۔

مکمل ناول

امتہ العزیز شہزاد

ہی...ہی...ہی

''کیسی ہو؟''

سیاہ ڈینم کی پتلون پر سفید و سیاہ دھاری دار شرٹ میں ملبوس عباد نے نفیس سے لائٹر کی مدد سے اپنے ہونٹوں میں دبا سگریٹ سلگاتے ہوئے، میز کی دوسری جانب قدرے سنجیدہ سی بیٹھی سہانا کو بغور دیکھتے ہوئے گفتگو کا آغاز کرنے کی غرض سے ایک ایسا بے معنی سوال پوچھا کہ جس کا جواب عباد کو پہلے ہی سے معلوم تھا۔

''تمہیں میری فکر کرنے کی کوئی ضرورت نہیں۔ میں الحمدللہ بالکل فٹ فاٹ اور بہت اچھی ہوں۔'' دھانی جوڑے میں ملبوس نازک اندام سہانا کی جانب سے جواب تو حسب توقع ہی موصول ہوا تھا مگر پھر بھی عباد قدرے برامان کر گمبھیرتا سے بولا۔

''اچھی ہو......تب ہی تو تمہیں چاہتے ہیں۔''

''یعنی اگر جو میں کبھی اچھی نہ رہی تو میرے لیے تمہاری محبت بھی ختم ہو جائے گی، ہے نا؟''

وہ سخت ناراض نظروں سے اسے گھورتے ہوئے بولی تو عباد سگریٹ کا ایک گہرا کش لگانے کے بعد، کثیف دھواں فضا میں بکھیرتے ہوئے محظوظ انداز سے مسکرایا۔

''تم تو بات پکڑتی ہو، میں نے ایسا تو نہیں کہا۔'' وہ متبسم نگاہوں سے اسے دیکھ کر بولا۔

''کہا نہیں۔ بالالفاظ دیگر مفہوم تو تمہاری بات کا یہی تھا۔'' وہ اس پر اپنی ناراضی اور اچھی طرح جتانے کی خاطر چڑھی ہوئی تیوری مزید چڑھا کر بولی تو اس بار وہ حقیقتاً جھلا اٹھا۔

''سہانا! کیا آج تم مجھ سے لڑنے کے لیے آئی ہو یہاں؟''

''ہاں۔'' خفا خفا سی سہانا نے انکار نہیں کیا اور اس کی یہی معصومیت آمیز صاف گوئی عباد جیسے اکل کھرے انسان کو چت کر گئی تھی۔ ابھی بھی وہ اس کے اس انداز پر انتہائی جھنجلاہٹ کے باوجود ہنس پڑا۔

''لڑنے آئی ہو؟'' اس نے دلچسپی سے پوچھا۔ ''مگر کیوں بھئی؟ بندہ پر تقصیر سے اب کیا خطا سرزد ہو گئی؟''

''میری اچھی خاصی جاب بلاوجہ چھڑوا دی اور اب بہت معصوم بن کر پوچھتے ہو کہ کیا خطا سرزد ہو گئی؟''

وہ سلگ کر بولی تو عباد نے ایک گہری و سرد سانس یوں بھری گویا کہہ رہا ہو کہ......''اچھا تو گویا تمہاری ناراضی کی یہ وجہ ہے'' پھر اپنے دائیں ہاتھ کی دو انگلیوں میں دبا وہ ڈھائی انچ کا خاموش قاتل اپنے لبوں سے لگا کر، پھیپھڑوں کو مزید آلودہ کرنے کے بعد سنبھل کر کہنا شروع ہوا۔

''دیکھو سہانا! میں تمہیں پہلے بھی کئی بار یہ بتا چکا ہوں کہ میں نے تمہاری وہ جاب بلاوجہ ہرگز بھی نہیں چھڑوائی۔ دراصل اس دفتر کا ماحول مجھے تمہارے لیے سخت ناموزوں محسوس ہوا تھا۔''

''مجھے گھر بٹھا کر تم خود اب تک وہیں جاب کر رہے ہو۔'' وہ نہ ماننے والے لہجے میں بحث کرنے لگی۔ ''جو ماحول میرے لیے نامناسب تھا وہ تمہارے لیے درست کیسے ہو گیا؟'' وہ اپنی حسین آنکھوں سے چنگاریاں نکالنے لگی۔

''میں مرد ہوں......میری بات اور ہے۔'' عباد

رخسانہ نگار عدنان

شام کی حویلی میں

کشف اپنے پرانے طرز کے گھر سے شدید بے زار ہے اور وہ اپنی آنی سے ہزار بار کہہ چکی ہے کہ وہ اس گھر سے جان چھڑالیں لیکن وہ ہر بار اس کی بات ہنس کر ٹال دیتی ہیں۔ کشف گلیوں سے گزرتے خوانچا فروشوں سے بھی سخت بے زار رہتی ہے اور انہیں حسب توفیق بددعاؤں سے نوازتی رہتی ہے۔

طاہرہ بیگم کا اپنے گھر پر کافی ہولڈ ہے۔ ان کی بہو سونیا اور بیٹا آزر دونوں ہی ان کے فرماں بردار ہیں۔ وہ چاہتی ہیں کہ ان کی پوتی کا رشتہ ان کی مرضی سے طے ہو۔

جبکہ ردا اپنے آفس میں کام کرنے والے جبران سے محبت کرتی ہے اور اسے کہتی ہے کہ وہ اس کا رشتہ لے کر آئے۔

دوسری جانب کشف کا پڑوسی اسے چھیڑتا ہے اور وہ اس کے پاؤں پر اینٹ دے مارتی ہے۔ بعد میں اسی لڑکے کی ماں سے بھی خوب جھگڑا کرتی ہے۔

زینب شاعری کرتی ہے اور ساتھ ہی ایک اسکول میں بھی پڑھاتی ہے وہ اپنا مسودہ حیدر کے پاس لے کر جاتی ہے تا کہ وہ سرفراز سے بات کر کے اسے چھپوا سکیں۔

آفس سے واپسی پر اس کی طبیعت خراب ہو جاتی ہے اور وہیں تیز برستی بارش میں اس کا ایکسیڈنٹ ہو جاتا ہے۔

آڈیٹوریم لوگوں سے کھچا کھچ بھرا ہے جہاں ڈاکٹر موحد تین بڑی بیماریوں کو کنٹرول کرنے کے حوالے سے لیکچر

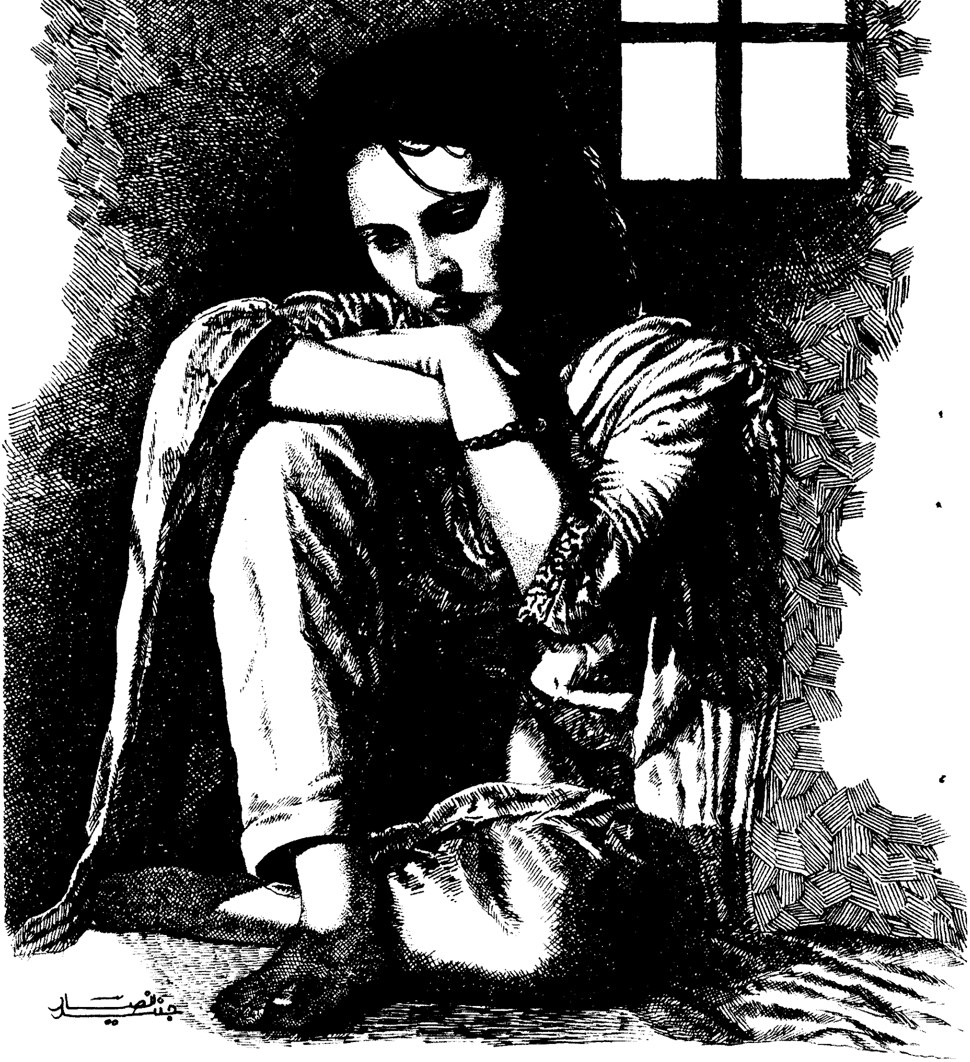

دکانِ شیشہ گر

حمیرا شفیع

اس نے ٹرے میں سالن کی کٹوری، دستر خوان میں لپٹی ہوئی تازہ روٹی اور پانی کا گلاس رکھا۔ پھر تھکے تھکے قدموں سے بوا جی کے کمرے میں داخل ہوئی۔ وہ سامنے پلنگ پر بیٹھی تسبیح کر رہی تھیں۔ اس نے خاموشی سے کھانا ان کے سامنے رکھا اور کمرے سے نکل آئی۔
اچانک سامنے کچے صحن میں اس کی نظر کانچ

مکمل ناول

پتا نہیں اس کی آنکھ کیسے کھلی تھی شاید نیچے ہونے والی چہل پہل سے یا پھر کسی کے چلانے کی آواز سے یا پھر ساتھ والے کسی گھر سے آنے والے میوزک کی بلند آواز سے، بہرحال اس کی آنکھ جیسے بھی کھلی تھی، کھل چکی تھی۔ حالانکہ اسے سوئے ہوئے ابھی دیر ہی کتنی ہوئی تھی۔ کچھ دیر پہلے ہی فجر کی نماز پڑھ کر سوئی تھی۔

پوری رات اس نے جاگتے ہوئے گزاری تھی وقت کا پہیہ الٹا چل رہا تھا۔ وہ دن جب وہ اس گھر سے گئی تھی اور اس سے پہلے کتنے سارے دن اور اس سے پہلے کتنے ہفتے، مہینے، سال۔ سب مناظر سینما کی اسکرین کی طرح اس کی آنکھوں کے سامنے سے گزر رہے تھے۔ وہ کتنے سالوں بعد اس مکان میں آئی تھی۔ ماہ وسال کا حساب رکھنا تو اس نے مدت ہوئی چھوڑ دیا تھا۔ بس دن گزرتے جارہے تھے، گزر ہی جاتے اور ایک دن فرشتہ اجل لینے آجاتا تو بس زندگی کی کہانی ختم ہو جاتی۔ پتا نہیں زندگی کی کہانی اتنی پیچیدہ اور الجھی ہوئی کیوں ہوتی ہے۔ سیدھی سادی کیوں نہیں ہوتی یا پھر وہی تھی جس کی کہانی میں اتنے الجھاؤ تھے کہ کسی طور سلجھ ہی نہ پاتے۔

کتنے سال؟ ہاں کتنے سال بعد وہ یہاں آئی تھی اس نے ایک بار پھر انگلیوں پر شمار کرنا شروع کیا۔

60 کی دہائی تھی 1965ء کا سورج غروب ہو چکا تھا اور 1966ء کا سورج طلوع ہو رہا تھا جب ...... جب اس نے یہ مکان چھوڑا تھا...... چھوڑا تھا یا اسے ایک بوجھ کی طرح اس مکان سے نکال دیا گیا تھا...... یہ مکان، اس نے اسے گھر تو کبھی سمجھا ہی نہیں تھا...... یہ کبھی اسے گھر نہیں لگا تھا۔ ہمیشہ مکان ہی لگا

نکہت سیما

اک دیا رہنے دیا

شگفتہ جاہ

حسن سے حسین تر یادوں خوشبو والے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا،

حضرت فضالہ بن عبیدؓ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو نماز میں دعا مانگتے ہوئے سنا۔ جب کہ اس نے اللہ کی حمد بیان کی نہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اس نے جلد بازی کی ہے" پھر آپ نے اسے بلایا اور اس سے یا کسی اور شخص سے (راوی کو شک ہے) فرمایا۔

"جب تم میں سے کوئی شخص نماز پڑھے (اور دعا مانگے) تو اسے چاہیے کہ پہلے اپنے رب کی حمد و ثنا کرے، پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھے اور پھر اس کے بعد جو چاہے دعا مانگے۔"

(سنن ابی داؤد)

نیک افراد،

اللہ تعالیٰ نے حضرت یوشع بن نون علیہ السلام پر وحی نازل فرمائی کہ "میں تمہاری قوم سے ایک لاکھ آدمیوں کو ہلاک کروں گا۔ جس میں اسی ہزار نیک افراد ہوں گے اور بیس ہزار شر پھیلانے والے اور گناہ گار۔"

حضرت یوشع علیہ السلام نے عرض کیا کہ "یہ نیک لوگ کیوں ہلاک ہوں گے؟"

اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

"اس لیے کہ انہوں نے شر پھیلانے والے اور خطاکاروں کو اپنا دشمن نہیں سمجھا اور ان کے ساتھ کھانے پینے، اٹھنے بیٹھنے اور دوسرے معاملات کرنے میں احتراز نہیں کیا۔"

(کیمیائے سعادت۔ امام غزالی)

لوگوں سے میل جول رکھنا،

منقول ہے کہ بنی اسرائیل میں ایک بہت بڑا دانا آدمی تھا جس نے حکمت اور دانائی کی باتوں میں تین سو ساٹھ کتابیں لکھی تھیں۔ ایک دن اس کے دل میں یہ خیال پیدا ہوگیا کہ میرا اللہ تعالیٰ کی درگاہ میں بہت بڑا درجہ ہے۔ اس زمانے کے پیغمبر پر اللہ کی طرف سے وحی نازل ہوئی۔

"اس سے کہہ دو کہ تو نے روئے زمین پر اپنی شہرت کروا دی ہے۔ میں تیری کسی بات کو بھی قبول نہیں کرتا۔"

اس کے دل میں اللہ کا خوف پیدا ہوا اور اس نے اس خیال سے توبہ کی اور ایک الگ کونے میں جا بیٹھا اور کہا۔

"اب اللہ تعالیٰ مجھ سے خوش ہو گیا۔"

پھر وحی آئی "میں اس سے خوش نہیں ہوں۔"

وہ خلوت خانے سے باہر آیا اور بازاروں میں جانا اور لوگوں سے میل جول کرنا شروع کیا اور ان کے ساتھ نشست و برخاست اور کھانا پینا شروع کر دیا۔

اس وقت اللہ تعالیٰ کی طرف سے وحی نازل ہوئی۔

"اب میں تجھ سے خوش ہوں اور تو نے مجھے پا لیا ہے۔"

(کیمیائے سعادت۔ امام غزالی)

بہتری اور بھلائی،

اللہ تعالیٰ جس کی بہتری چاہتا ہے، اس کو ہمیشہ بلا اور بیماری کے ذریعے تنبیہ کرتا ہے۔ اسی بنا پر لوگوں نے کہا ہے کہ دین ان تین باتوں سے کبھی خالی نہیں ہوگا "مفلسی، بیماری اور ذلت و خواری"

(کیمیائے سعادت۔ امام غزالی)

خالدہ جیلانی

کھلتا کسی پہ کیوں مرے دل کا معاملہ

نادیہ اشرف ___ رائے ونڈ
آئینہ کیوں نہ دوں کہ تماشا کہیں جسے
ایسا کہاں سے لاؤں کہ تجھ سا کہیں جسے

یاسمین کنول ___ پسرور
ابھی نہ چھیڑ محبت کے گیت اے مطرب
ابھی حیات کا ماحول خوشگوار نہیں

فوزیہ اکرم ___ منڈی فیض آباد ننکانہ
ایک ہی حادثہ تو ہے اور وہ یہ کہ آج تک
بات نہیں کہی گئی، بات نہیں سنی گئی

حمنیٰ اقبال ___ منڈی فیض آباد
آدمی جان کے کھاتا ہے محبت میں فریب
خود فریبی ہی محبت کا صلہ ہو جیسے

فائزہ بھٹی ___ پتوکی
میری بے بسی کی کتاب کا کوئی ورق تونے پڑھا نہیں
تجھے کیا خبر کہاں گئیں میری خواہشیں تیرے شہر میں

اقصیٰ شفیق ___ اوچ شریف
ہم نے سیکھا ہے ریاضی کے اصولوں سے
جو ناممکن ہو اسے فرض کر لیتے ہیں

زینب نور ___ رحیم یار خان
سامان باندھ لیا ہے اب ہم نے بتاؤ ترتیب
وہ لوگ کہاں رہتے ہیں جو کہیں کے نہیں رہتے

فاطمہ ناز ___ گوجرانوالہ
اب بھی اک عمر پہ جینے کا نہ انداز آیا
زندگی چھوڑ دے پیچھا مرا میں باز آیا

تبسم شہزادی ___ جڑانوالہ
بہت پہلے سے ان قدموں کی آہٹ جان لیتے ہیں
تجھے اے زندگی ہم دور سے پہچان لیتے ہیں

کائنات نثار ___ فاروق آباد
اب جو رشتوں میں بندھا ہوں تو کھلا ہے مجھ پر
کب پرند اڑ نہیں پاتے ہیں پروں کے ہوتے

آسیہ جاوید ___ (بارہ دری) علی پور چٹھہ
اے شخص میں تیری جستجو سے
بے زار نہیں ہوں تھک گیا ہوں

شاہ زندگی ___ جڑانوالہ
دل کے اس علاقے میں درد کی حکومت ہے
ڈیرے ڈال رکھے ہیں مستقل سکوت نے

ماریہ نذیر ___ بھاگٹانوالہ
کتنی دلکش ہو تم کتنا دل جو ہوں میں
کیا ستم ہے کہ ہم لوگ مر جائیں گے

طاہرہ یاسمین ___ ٹیکسلا کینٹ
جب آجاتی ہے دنیا گھوم پھر کر اپنے مرکز پر
تو واپس لوٹ کر گزرے زمانے کیوں نہیں آتے

کوثر خالد ___ جڑانوالہ
اس زندگی میں اتنی فراغت کسے نصیب
اتنا نہ یاد آ کہ تجھے بھول جائیں ہم

اریبہ ارشد ___ راولپنڈی
غم عاشقی سے کہہ دو رہ عام تک نہ پہنچے
مجھے خوف ہے یہ تہمت ترے نام تک نہ پہنچے

انمول سرا ___ شادمان ٹاؤن
اک لفظ محبت کا ادنیٰ یہ فسانہ ہے
سمٹے تو دل عاشق پھیلے تو زمانہ ہے

عمارہ شفیق ___ اوچ شریف
آغاز محبت سے انجام محبت تک
گزرا ہے جو کچھ ہم پر تم نے بھی سنا ہوگا

اسماء کی مسکراہٹیں

ادارہ

پہلی تقریر

ایک آدمی رنگ برنگی جوتیوں کی بوری بھر کر لایا تو بیوی نے اس سے پوچھا ”یہ سب کہاں سے لائے ہیں آپ؟“
شوہر نے کہا ”تمہیں نہیں پتا آج میری پہلی تقریر تھی۔“

سعدیہ، مریم کراچی

بدحواسی

اچانک بڑی شدت کا طوفان بادو باراں آ گیا۔ درخت جڑوں سے اکھڑنے لگے، گاڑیاں ایک دوسرے سے ٹکرا گئیں، مکانوں کی چھتیں اڑنے لگیں۔ ایک غائب دماغ پروفیسر یہاں وہاں بھاگ کر لوگوں کو جمع کر رہے تھے۔ وہ کہہ رہے تھے ”ہمیں اب یہ سوچنا چاہیے کہ ایسی حالت میں ہمیں کیا کرنا چاہیے؟“
ایک صاحب ان کو پکڑ کر ایک طرف لے گئے اور بولے۔ ”آپ کو سب سے پہلے گھر جا کر پتلون پہننی چاہیے۔“

ماہ رخ چوہدری، شیخوپورہ

جیت کی خوشی

ایک شخص اونچی آواز میں گانا گاتا ہوا اپنے آفس میں داخل ہوا اور آتے ہی اپنے باس کے منہ پر طمانچہ رسید کیا۔ اس کے بعد وہ گنگناتے ہوئے جا کر اپنی میز پر پاؤں رکھ کر بیٹھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد اس کے آفس کے ایک آدمی نے آ کر اس کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر کہا۔
”معاف کرنا یار، میں نے تم سے مذاق کیا تھا کہ تم نے لاٹری جیت لی ہے۔“

عمارہ شفیق، اوچ شریف

گدھا

بیوی: میں نے گدھوں پر ریسرچ کی ہے۔ وہ اپنی گدھی کے سوا کسی دوسری گدھی کو دیکھتا تک نہیں!
شوہر: اسی لیے تو اسے گدھا کہتے ہیں۔

شکیلہ نثار، فاروق آباد

ٹیچرز ڈے

ٹیچرز ڈے پر کسی نے اپنے بہت ہی قابل اور محترم استاد کو فون کیا اور کہا کہ
”میں آج جو بھی ہوں آپ کی وجہ سے ہی ہوں۔“
استاد محترم بولے۔
”دیکھو، ہمیں الزام نہ دو، ہم نے اپنی طرف سے پوری کوشش کی تھی۔“

نمرا، اقرا، کراچی

شادی کا خرچہ

ایک چھوٹے بچے نے اپنے والد سے پوچھا۔
”ابو شادی پر کتنا خرچہ آتا ہے۔“
والد نے جواب دیا: ”مجھے نہیں پتا بیٹا۔ میں تو ابھی تک ادائیگی کر رہا ہوں۔“

عظمیٰ عباسی، لاہور

درگھٹنا (حادثہ)

ایک سردار صاحب جو اسکول میں ہندی پڑھانے

موسم کے پکوان

خالدہ جیلانی

دھواں چکن

اجزاء:۔

مرغی	آدھا کلو
دہی	آدھا پاؤ
پسا لہسن ادرک	ایک چمچہ
ہری مرچیں	پانچ سے چھ عدد
ادرک	ایک ٹکڑا
کالی مرچ	حسب ذائقہ
نمک	حسب ذائقہ
تیل	حسب ذائقہ
کوئلہ	

ترکیب:۔

سب سے پہلے کوئلے کو دہکنے کے لیے رکھ دیں۔اب دیگچی میں تیل گرم کرکے لہسن ادرک ڈال کر سنہرا کرلیں پھراس میں مرغی ڈال کر کچھ دیر کے لیے بھونیں۔اب دہی میں ہری مرچیں ڈال کر گرائنڈر میں پیس کرالگ سے رکھ دیں۔اب چکن میں نمک،کالی مرچ ڈال کر دوبارہ بھونیں۔پھر دہکتے ہوئے کوئلے کوروٹی کے ٹکڑے پر رکھ کر دیگچی میں رکھ کرایک چمچ تیل ڈال کر پانچ منٹ کے لیے ڈھک دیں اور چولہے کی آنچ ہلکی رکھیں۔اچھی طرح کوئلے کی دھونی دینے کے بعد اب دہی کا آمیزہ ڈال کر اچھے طریقے سے پکائیں اور دس منٹ کے لیے ہلکی آنچ پر رکھ دیں اور باریک کٹی ہوئی ادرک اوپر سے چھڑک کرڈھک دیں۔

قبولی پلاؤ

اجزاء:۔

قیمہ(ہاتھ کا کٹا ہوا)	ایک کلو
چاول	ایک کلو
چنے کی دال	ایک پیالی
دہی	ایک پیالی
گرم دودھ	ایک پیالی
پودینہ(باریک کٹا ہوا)	ایک گٹھی
زردے کا رنگ	ایک چٹکی
ثابت ہری مرچ	تین عدد(کٹی ہوئی)
لیموں	چار عدد
پیاز(باریک کٹی ہوئی)	چار عدد
ثابت کالی مرچ	چھ عدد(باریک کٹی ہوئی)
گھی یا تیل	ڈیڑھ پیالی
سفید سرکہ	ایک چائے کا چمچہ
ہلدی	ایک چائے کا چمچہ
کالا زیرہ	ایک چائے کا چمچہ
پسا ادرک لہسن	ایک کھانے کا چمچہ
پسی لال مرچ	آدھا کھانے کا چمچہ
نمک	حسب ذائقہ

ترکیب:۔

باسمتی چاول دھوکر پندرہ منٹ کے لیے بھگودیں۔دوسری جانب چنے کی دال کو تھوڑا کھڑا کھڑا ابال لیں۔اب ایک دیگچی میں ہاتھ کا کٹا ہوا قیمہ،پسا ادرک لہسن،نمک،پسی لال مرچ،ہلدی اور تیل ڈال کر قیمہ کو اچھی طرح بھون لیں۔پھر ابلی ہوئی دال،دہی،باریک کٹا پودینہ،ہری مرچ،ثابت کٹی کالی مرچ،سفید زیرہ اور لیموں کا رس ملادیں۔تھوڑی دیر اس مسالے کو بھون کر اب اس میں بھیگے ہوئے چاول ڈال دیں اور حسب ضرورت پانی شامل کریں۔دوسری جانب ایک چھوٹی دیگچی میں تیل گرم کرکے پیاز کو سنہرا کرلیں اور نکال کر اخبار پر پھیلادیں تاکہ وہ خستہ ہوجائے۔جب چاول کا پانی

ادارہ

خوبصورت بنیے

موسم گرما کے صحت بخش مشروبات

موسم گرما کی پہلی طلب فرحت بخش مشروبات ہوتے ہیں تاکہ گرمی کی شدت کے احساس کو کم کیا جاسکے۔ ان مشروبات کا استعمال گرمی میں نا صرف طمانیت کا احساس دلاتا ہے بلکہ یہ صحت وتندرستی اور توانائی بحال کرنے کا سبب بنتے ہیں۔

تازہ جوس موسم گرما میں حفظان صحت کے اصول کے مطابق گھر پر تیار کرنا انتہائی آسان ہے۔

دودھ کی لسی اعلاترین مشروب ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کبھی خالص دودھ نوش فرماتے اور کبھی سرد پانی ملا کر (مدارج النبوۃ)۔

اگر دودھ میں پانی ملا کر استعمال کریں تو اس کے پینے سے معدہ کی تیزابیت دور ہوتی ہے جبکہ السر کے مریضوں کے لیے انتہائی مفید ہے۔ دودھ کی لسی ٹائیفائیڈ کے مریضوں کے لیے بہترین مشروب ہے۔ لسی میں کیلشیم، میگنیشیم، پروٹین، سوڈیم، فاسفورس، سلفر وغیرہ شامل ہوتے ہیں جو نظام ہاضمہ کو مضبوط بناتا ہے اور خون کی روانی کو بہتر کرتا ہے۔

شہد کا شربت

شہد ایک بہترین غذا، ملین دوائی اور طبیعت میں لطافت پیدا کرنے والا مشروب ہے۔ شہد وہ منفرد مرکب ہے جس میں ہر قسم کے وٹامن موجود ہوتے ہیں۔ یہ مقوی اور مفرح مشروب پیاس کو تسکین دیتا ہے۔ کھوئی ہوئی توانائی فوراً بحال کرتا ہے۔ صبح نہار منہ اس کا شربت پینا جسم کو جملہ امراض سے محفوظ رکھتا ہے۔

نہار منہ شہد کا استعمال۔ اس میں حکمت یہ ہے کہ یہ فوراً جذب ہو کر معدہ سے غلاظت کو نکالتا، معدہ کے زخم کو صاف کرتا اور جسم کو بیماریوں سے محفوظ رکھتا ہے۔ نہار منہ شہد کا شربت پینا جسم کے اکثر و بیشتر مسائل کا حل ہے۔

سرکہ اور لیموں کا شربت

سرکہ اور لیموں کا شربت اپنے اثرات کے لحاظ سے فرحت بخش اور جراثیم کش ہے۔ سرکہ ٹھنڈک اور حرارت کا حسین امتزاج ہے۔ طبیعت کو فرحت دیتا اور پیاس بجھاتا ہے۔ موسم گرما میں سرکہ پینا جسم کی حدت کو کم کرتا ہے اور خوراک ہضم کرنے میں مددگار ثابت ہوتا ہے۔ شہد کے شربت میں سرکہ ڈال کر پینا ہیضہ کے لیے تریاق کی حیثیت رکھتا ہے۔ شدید گرمی میں ہیٹ اسٹروک سے بچاؤ کے لیے بے حد مفید ہے۔ (شہد دو بڑے چمچ، سرکہ چائے کا ایک چمچ) دن میں دو بار پئیں۔ سرکہ کا استعمال تمام جلدی امراض خاص کر پھپھوندی کے خلاف موثر ہتھیار ہے۔ مصنوعی بنا ہوا سرکہ استعمال نہ کریں۔

لیموں

لیموں تازگی بخش، توانائی اور صحت دینے والا پھل ہے۔ یہ جراثیم کش ہے۔ قوت مدافعت کو بڑھاتا ہے۔ لیموں پانی جگر کو چست و توانا رکھتا ہے، اگر آپ کو بھوک نہ لگتی ہو، طبیعت میں گراوٹ اور سستی نے گھیر رکھا ہو تو نہار منہ شہد میں آدھا لیموں نچوڑ کر پی لیں۔ چند ہی دنوں میں یہ شکایات دور ہو جائیں گی۔ موٹاپے کو کم کرنے اور اختلاج قلب میں شہد کا شربت بہت مفید ہے۔ یہ شربت اگر نہار منہ پی لیا جائے تو گرمی کی شدت میں بھی طمانیت کا احساس دلاتا ہے اور بیماریوں سے دور رکھتا ہے۔

بیرون ممالک مقیم اُردو صارفین ہر ماہ اپنے پسندیدہ ڈائجسٹ بذریعہ ای میل پی ڈی ایف فارمیٹ میں حاصل کریں

تفصیلات کے لیے مندرجہ ذیل ای میل پر رابطہ کریں۔

urdusoftbooks@gmail.com urdusoftbooks.com

یہ سروس بذریعہ پے پال مناسب قیمت پر دستیاب ہو گی

بذریعہ ای میل رابطہ کرنے کے لیے یہاں کلک کریں